



رسالہ نمبر: 64

گانوں کے 35 گُفیریہ اشعار

www.sirat-e-mustaqeem.com

- ✽ اُونٹوں نے مست ہو کر دم توڑ دیا 2 ✽ کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ 5
- ✽ بند روخنزیو 6 ✽ مویقی کی آواز سے بچنا واجب ہے 9
- ✽ فون کی میوزیکل ٹیوز سے توبہ کیجئے 10 ✽ تجدید ایمان و نکاح کا طریقہ 29-27
- ✽ حالتِ ارتداد میں ہونے والے نکاح کا مسئلہ 30

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رَضَوِیؒ

کامات پورہ
الغالبیہ



مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1286

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گانوں کے 35 کُفریہ اشعار

شیطان لاکھ روکے مگر یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اگر قصور
 وار ہوئے اور بدل زندہ ہوا تو شاید ندامت سے آپ رو پڑیں گے۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ
 بَرَکَتِ نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب
 سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت
 دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔

(فردوسُ الاعبار ج ۲ ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰ دار الفکر، بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مدینہ

۱۔ یہ بیان امیرِ اہلسنّت و جہاد (مفت محمد امجد علی) نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے نئے روزنامے (بین الاقوامی اجتماع) (International Gathering) میں

المکرمہ ۱۴۱۸ھ (۱۹۹۷ء) میں شبِ اَوّلِ فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریرِ حاضر خدمت ہے۔ پیش کش: مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اُونٹوں نے مست ہو کر دم توڑ دیا!

حضرت سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار قبیلہ عَرَب کے سردار کے مہمان خانہ میں پڑاؤ کیا، وہاں ایک حبشی غلام زنجیروں میں جکڑا ہوا دھوپ میں پڑا تھا، تَرَس کھاتے ہوئے میں نے سردار سے کہا: یہ غلام مجھے بخش دیجئے۔ سردار بولا: عالی جاہ! اس غلام نے اپنی مَسْکُور کُن سُرِیلی آواز سے میرے کئی اُونٹ مار ڈالے ہیں! قِصہ یوں ہے کہ میں نے اس کو کھیت سے اناج وغیرہ لانے کیلئے چند اُونٹ دیئے اس نے ہر اُونٹ پر اُس کی طاقت سے دُگنا بوجھ لادا اور راستے بھر گاتا رہا جس سے اُونٹ مَست ہو کر دوڑتے ہوئے بے حال ہو کر واپس آئے، اور رفتہ رفتہ کبھی اُونٹوں نے دم توڑ دیا! حضرت سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں بے حد مُتَعَجِب ہوا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے! وِریں اِثنا (یعنی اتنے میں) تین چار دن کے پیا سے چند اُونٹ گھاٹ پر پانی پینے آئے، سردار نے حبشی غلام کو حکم دیا: گانا شروع

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زورِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کر۔ اُس نے نہایت ہی خوش الحانی کے ساتھ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔
دیکھتے ہی دیکھتے اونٹوں پر کیفیت طاری ہوئی وہ پانی پینا بھول گئے، مستی میں
جھومنے لگے اور پھر بے تابانہ جنگل کی طرف بھاگنے لگے۔ اس کے بعد سردار نے
غلام کو آزاد کر کے مجھے بخش دیا۔

(ماہِ ذی الحِجَّہ ۱۵۴۰ھ کو نوائے وقت پرنٹرز سرگز الاولیاء لاہور)

اچھے اشعار سُننا ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خوش الحان انسان کی آواز

میں کتنا جادو ہوتا ہے کہ اُس کی سُرِ یلی آواز سے انسان تو انسان حیوان بھی مَسْتُت

ہو جاتے ہیں۔ جائز اشعار مثلاً حمد، نعت اور منقبت وغیرہ جائز طریقے پر اچھی

اچھی نئیوں کے ساتھ سننا باعثِ ثواب اور بُرے اشعار جیسا کہ فلموں کے فحش

گانے وغیرہ سننا سببِ عذاب ہے۔ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ

والسلام کو خوش الحانی کی نعمت عطا ہوئی تھی اور آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی

آواز کے ساتھ چرندے پرندے بھی تسبیح کرتے تھے چنانچہ پارہ 17 سورۃ الانبیاء

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ نورو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

آیت 79 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ
يُسَبِّحُنَ وَالطَّيْرُ ۚ
ترجمہ کنز الایمان: اور دلوں کے ساتھ
پہاڑ مسخر فرمادیے کہ تسبیح کرتے اور پرندے۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس

آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں فرماتے ہیں: ”اس طرح کہ پہاڑ اور پرندے

آپ علی نبیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی تسبیح کرتے تھے کہ سننے والے ان کی تسبیح

سننے لگتے۔ ورنہ شجر و حجر (تو) اللہ کی تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں۔“ (نور العرفان ص ۵۲۳)

داؤد علیہ السلام کی دلکش آواز کے کرشمے

حضرت سید ناداتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اللہ وکود عزوجل

نے حضرت سید ناداو وعلی نبیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر نوازاتھا کہ آپ کی

خوش الحالی کے باعث چلتا ہوا پانی کھہر جاتا، چہندے اور جانور آوازِ مبارکہ سن

کر پناہ گاہوں سے باہر نکل آتے، اڑتے پرندے گر پڑتے اور بسا اوقات

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ایک ایک ماہ تک مدہوش پڑے رہتے اور دانہ نہ چلتے، شیر خوار بچے نہ روتے نہ دودھ طلب کرتے، کئی افراد فوت ہو جاتے تھے کہ ایک بار آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرسوز آواز کے سبب بہت سارے افراد دم توڑ گئے۔ شیطان یہ سب کچھ دیکھ کر جل بھن کر کباب ہوا جاز ہاتھ بالآ خراس نے بانسری اور طنپورہ بنایا اور حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رختوں بھرے اجتماع کے مقابلے میں اپنا ٹکڑوں بھرا اجتماع یعنی محفلِ موسیقی کا سلسلہ شروع کیا۔ اب سارے معین داؤدی دو گروہوں میں منقسم ہو گئے، سعادت مند حضرات حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو سنتے جبکہ بد بخت افراد گانے باجوں اور راگ رنگ کی محافل میں شرکت کر کے اپنی آخرت خراب کرنے لگے۔

(ماخوذ از کشف المنحجب ص ۴۵۷)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! گانے باجے سننا سنانا

شیطانی افعال ہیں، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔

قرآن مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام و روز پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گانوں باجوں سے بچنا بے حد ضروری ہے کہ اس کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جاسکے گا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: ”جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قیامت کے دن اللہ عز و جل اُس کے کانوں میں پکھلا ہوا

سیسہ اُنڈیلے گا۔“ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۹۶ حدیث ۴۰۶۶۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بندر و خنزیر

عُمَدۃ القاری میں ہے، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، یادِ ن پروردگار غیبوں پر خبردار، شہنشاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحبِ پسینہ خوشبودار شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: آخر زمانہ میں میری امت کی ایک قوم کو مَسْخ کر کے بندر اور خنزیر بنادیا جائے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خواہ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ عز و جل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و درپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہیں اور اللہ عز و جل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ فرمایا: ہاں خواہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں۔ عرض کی گئی: ان کا جرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورتوں کا گانا سنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پیئیں گے اسی لُہو و لعب (یعنی کھیل کود) میں رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور مختزیر بنادیئے جائیں گے۔ (عمدۃ القاری ج ۱۴، ص ۵۹۳ دار الفکر بیروت)

سُرخ آندھیاں

حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا تکرّم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکریم سے روایت ہے، تاجدار رسالت، محبوب رب العزت عز و جل و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری امت پندرہ^{۱۵} خصلتیں اختیار کر

لے گی تو اس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی عرض کی گئی: یا رسول اللہ عز و جل

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جب مالِ غنیمت کو

ذاتی دولت بنالیا جائے اور ﴿۲﴾ امانت کو مالِ غنیمت بنالیا جائے اور ﴿۳﴾

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس نے کتاب میں لکھ دیا کہ کھانا جب تک میرا ہاں اس کتاب میں لکھا ہے کافر نہیں اسی کیلئے انتظار کرتے رہیں گے۔

زکوٰۃ کو جُرم مانہ سمجھا جائے اور ﴿۴﴾ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ﴿۵﴾
 ماں کی نافرمانی کرے اور ﴿۶﴾ دوست کے ساتھ بھلائی کرے اور ﴿۷﴾ باپ
 کے ساتھ بے وفائی کرے اور ﴿۸﴾ مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں (یعنی
 مسجدوں میں دنیاوی باتوں کا شور، لڑائیاں جھگڑے ہونے لگیں۔ نعت خوانی، ذکر اللہ کی
 مجالیس، میلاد شریف، ذکر کے حلقے تو محض (علیہ السلام) کے زمانہ ہی میں بھی مسجدوں میں
 ہوتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۲۶۳، ضیاء القرآن)) اور ﴿۹﴾ سب سے رذیل (یعنی
 کمینہ ترین) شخص کو قوم کا سردار بنالیا جائے اور ﴿۱۰﴾ کسی شخص کے شر سے بچنے
 کیلئے اُس کی عزت کی جائے اور ﴿۱۱﴾ شرابیوں پی جائیں اور ﴿۱۲﴾ ریشم پہنا
 جائے اور ﴿۱۳﴾ گانے والیوں اور ﴿۱۴﴾ آلاتِ موسیقی کو رکھا جائے اور
 ﴿۱۵﴾ اس امت کے بعد والے پہلوں کو بُرا کہیں، اُس وقت لوگوں کو سُرخ
 آندھیوں یا زلزلوں یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے سُخ یا پتھر برسنے کا انتظار کرنا

(سنن الترمذی ج ۴ ص ۸۹-۹۰، حدیث ۲۲۱۷، ۲۲۱۸ دار الفکر بیروت)

چاہیے۔

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کچھ پر کثرت سے دُور پاک پر صوبے تک تمہارا بچہ دُور پاک پر صوبے تک تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

یاد رکھئے! موسیقی والے گانے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی

آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضروری ہے

پختا نہی حضرت علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: ”بانسری اور دیگر

سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے

کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔“ (رد المحتار ج ۹ ص ۶۵۱ دارالمعرفۃ بیروت)

موسیقی کی آواز سے بچنا واجب ہے

حضرت سیدنا علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”(لچکے توڑے کے

ساتھ) ناچنا، مذاق اڑانا، تالی بجانا، ستار کے تار بجانا، بربط، سارنگی، رباب، بانسری،

قانون، جھانجنھن، بگل بجانا، مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے کیونکہ یہ سب کفار

کے شعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو

معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔“

(ایضاً ص ۶۵۱)

فرومان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑا تھا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیامت اور ایک قیامت اور ایک قیامت پھاڑتا ہے۔

موسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جوں ہی موسیقی کی آواز آئے تو ممکنہ صورت میں

فوراً کانوں میں انگلیاں داخل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جانا چاہئے۔ اگر انگلیاں

تو کانوں میں ڈال دیں مگر وہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے

تو موسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ انگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر

کسی طرح بھی موسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجب ہے۔ اگر

کوشش نہیں کریں گے تو ترکِ واجب کا گناہ ہوگا۔

آہ! آہ! آہ! اب تو سیاروں، طیاروں، مکانوں، دکانوں، ہوٹلوں، چوراہوں

اور گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی جائے موسیقی کی دھنیں سنائی دیتی ہیں۔ گانے

جاری ہونے کی صورت میں ہوٹل میں کھانے پینے کی ہرگز ترکیب نہیں کرنی چاہئے۔

فون کی میوزیکل ٹیونز سے توبہ کیجئے

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مذہبی نظر آنے والے افراد کے موبائل

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ذر و دشریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

فون میں بھی معاذ اللہ عزوجل اکثر میوزیکل ٹیون ہوتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔ جس کے فون میں میوزیکل ٹیون ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ ابھی اور اسی وقت توبہ بھی کرے اور ہاتھوں ہاتھ اپنی اس منحوس ٹیون کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دے۔ ورنہ جب جب یہ میوزیکل ٹیون بجے گی خود بھی سننے کی آفت میں پڑے گا اور دوسرا مسلمان بھی اگر سننے سے بچنے کی کوشش نہیں کریگا تو پھنسے گا۔

واقعی حالات ناگفتہ بہ ہیں جو لوگ حساس ہوتے ہیں ان کیلئے موسیقی کے معاملہ میں سخت امتحان کا دور ہے۔ میں ایک اسلامی بھائی کو جانتا ہوں جس کا مکان بازار کے ساتھ ہونے کے سبب وقتاً فوقتاً موسیقی کے ساتھ گانوں کی آوازیں آتی رہتی ہیں، بے چارہ کبھی اس کمرہ میں پناہ لیتا ہے تو کبھی اس کمرہ میں، پھر بھی آواز آتی ہے تو دروازے کھڑکیاں بند کر کے بچنے کی سعی کرتا ہے۔ ایسوں کا مذاق اڑانے کے بجائے ہر ایک مسلمان کو موسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنی آخرت کیلئے بھلائی کا سامان کرنا چاہئے۔ موسیقی کی آواز سے بچنے کیلئے ہیڈ فون بھی کارآمد ہے، ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ضرورتاً

مُزین مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم غزین (مکہ نامہ) پر آؤ پاک پر محو توجھ نہ تھی پر محو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کانوں میں روئی یا فوم کے ٹکڑے رکھ دیئے جائیں۔ فوم کے ٹکڑے مختلف انداز (یا مختلف ناموں مثلاً FOAM EAR PLUG) وغیرہ میں مخصوص میڈیکل اسٹور سے بھی مل سکتے ہیں۔ بیان کردہ احتیاطوں پر عمل کرنے کو میں واجب نہیں کہتا۔ نیز موسیقی کی آواز آنے کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ کر بھاگنے یا بسوں وغیرہ کا سفر ناجائز ہونے کا حکم بھی نہیں لگاتا کہ فی زمانہ اس میں شدید حرج ہے۔ بس موسیقی کی آواز کو دل میں بُرا جانتے ہوئے جس سے جس طرح بن پڑے بچنے کی کوشش کر کے ثواب کمائے۔

گانوں کے 35 کُفریہ اشعار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے

باجے سننا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ افسوس! اب تو فلمی گیت

لکھنے اور گانے والے اتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ انہوں نے رپ کائنات،

خالق ارض و سموات غزو جہل پر بھی اعتراضات شروع کر دیئے ہیں۔ اپنی

دکانوں اور ہوٹلوں میں گانے بجانے والوں، اپنی بسوں اور کاروں میں فلمی گیت

خبر علیہ الصلوٰۃ والسلام (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ محمدؐ و زوہد شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ کر کے بستروں پر سکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسایوں کی آہیں لینے والوں اور بے سوچے سمجھے گانے گنگنانے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطن نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اور لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنمی اور ناری بنانے کیلئے کس قدر عیاری و مکاری کے ساتھ ساز و آواز کے جادو کا جال بچھا ڈالا ہے۔ میرا دل گھبراتا ہے، زبان حیا سے لڑکھڑاتی ہے مگر ہمت کر کے امتِ مسلمہ کی بہتری کیلئے گانوں میں بول لے جانے والے 35 کفریہ اشعار نمونہ پیش کرتا ہوں:-

(۱) سیپ کا موتی ہے تُو یا آسمان کی دھول ہے

تُو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے

اس شعر میں معاذ اللہ عزوجل اللہ عزوجل کو بھولنے والا مانا گیا ہے

جو کہ صریح کفر ہے۔ اللہ عزوجل بھولنے سے پاک ہے۔ چنانچہ پارہ 16

سورہ ظہ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ فتح دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ عاف ہوں گے۔

لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ۝ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: میرا رب

(پ ۱۶ طہ ۵۲) (عَزَّ وَجَلَّ) نہ بکے نہ بھولے۔

(۲) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں

پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے

اس میں اپنے مجازی محبوب کی پوجا کرنے کے عزم کا اظہار ہے جو کہ کفر ہے۔

(۳) ہائے! تجھے چاہیں گے

اپنا خدا بتائیں گے

اس میں اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے سوا کسی اور کو خدا بنانے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے جو کہ

صریح کفر ہے۔

(۴) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟

پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں؟

اس میں اپنے مجازی محبوب کی پوجا کی اجازت مانگی گئی ہے جو کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھے۔

کُفر ہے اور سجدہ کا بھی اذن طلب کیا ہے، غیر خدا کو سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کُفر ہے۔

(۵) تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے کہ جب تک جنیں گے مَحَبَّت کریں گے
سزا رب جو دے گا وہ منظور ہوگی بس اب تو تمہاری عبادت کریں گے
اس شعر کے مَصْرَعِ ثانی میں دو صریح کُفریات ہیں (۱) اللہ تَوَابِ عَزَّوَجَلَّ
کے عذاب کو ہلکا جانا گیا ہے (۲) غیر خدا کی عبادت کے عزم کا اظہار ہے۔

(۶) یا رب تُو نے یہ دل توڑا کس موسم میں؟
”اس مَصْرَع میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کا پہلو نمایاں ہے اس لئے
کُفر ہے اگر اعتراض ہی مقصود تھا تو قائل کافر و مرتد ہو گیا۔

(۷) کیسے کیسے کو دیا ہے ایسے ویسے کو دیا ہے

اب تو مَحْمُود پھاڑ مولا اپنی جیسیں جھاڑ مولا

اس شعر کے پہلے مَصْرَع میں اعتراض کا پہلو نمایاں ہے جو کہ کُفر

ضرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا کرہ اور وہ مجھ پر دُور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

ہے اور اگر **اعتراض** ہی مقصود تھا تو **قائل کافر** ہے۔ یونہی مصرع ثانی میں ”چھپر پھاڑنا اور جھبیں جھاڑنا“ اگرچہ محاورنا بھی بولا جاتا ہے لیکن خدائے رحمن عزوجل کی مبارک شان میں سخت ممنوع ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو اجسام کی طرح جسم والا ماننا اور اسے جیب والا لباس پہننے والا اعتقاد کیا تو صریح کفر ہے۔ رب کائنات عزوجل جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔

(۸) بے پندیاں سمیٹ کر سارے جہان کی

جب کچھ نہ بن سکا تو مرا دل بنا دیا

اس شعر کے مصرع ثانی کے ان الفاظ ”جب کچھ نہ بن سکا“

میں اللہ عزوجل کو ”عاجز و بے بس“ قرار دیا گیا ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

(۹) دنیا بنانے والے دنیا میں آ کے دیکھ

صدے سہے جو میں نے تو بھی اٹھا کے دیکھ

یہ شعر کئی کفریات کا مجموعہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ پر واضح اعتراض اور

اس کی توہین ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

(۱۰) دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سما کی؟

تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟

اس شعر میں اللہ عزوجل پر اعتراض کا پہلو نمایاں ہے اس لئے کفر ہے۔

(۱۱) اے خدا ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی؟

تیرے پاس مٹی کم تھی یا تُو نے رشوت کھائی (معاذ اللہ عزوجل)

مذکورہ شعر میں تین صریح کفریات ہیں: (۱) اس میں رب کائنات

عزوجل کی ذاتِ ستودہ صفات پر پتلی کمر بنانے پر اعتراض (۲) اس پر عاجزو

بے بس ہونے کا الزام اور (۳) رشوت کھانے کا اتہام (یعنی شہمت) ہے۔

(۱۲) اس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال بُرائی ہے

معاذ اللہ عزوجل اس میں جتنی حور کی گھلی تو حسین ہے، جنت یا

جنت کی کسی بھی نعمت کی توہین صریح کفر ہے۔

(۱۳) حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے

خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اس شعر کے دوسرے مَصْرُوع میں کہا گیا ہے: ”خدا
عَزَّوَجَلَّ بھی نہ جانے“ یہ بات صریح کفر ہے۔

(۱۴) خدا بھی آسمان سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا

مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اس شعر میں مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ کئی کفریات ہیں ﴿۱﴾ جب دیکھتا ہوگا

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر وقت نہیں دیکھتا ﴿۲﴾ اس بے حیا کے

محبوب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہیں بنایا مَعَاذَ اللَّهِ اُس کا کوئی اور خالق ہے ﴿۳﴾

کس نے بنایا یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم ﴿۴﴾ سوچتا ہوگا ﴿۵﴾ خدا

عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ مکان اور سمت سے پاک ہے۔

بہر حال یہ شعر کفریات کا مَلْعُوْبہ ہے اس میں رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی طرف

جہالت اور محتاجی کی نسبت ہے کسی اور کو خالق ماننا ہے اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ

کی خَالِقِیَّت کا انکار ہے، وہ ہر وقت ہر لمحہ ہر شے کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ شعر میں ان

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اوصاف کا انکار ہے۔ یہ سب قطعاً جماعاً کفریات ہیں۔ قائل کافر و مرتد ہو گیا
یونہی خدائے رحمن عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا ہے یہ بھی کفر ہے۔

(۱۵) رب نے مجھ پر ستم کیا ہے

زمانے کا غم مجھے دیا ہے

اس شعر میں دو کفریات ہیں (۱) مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو

ظالم ٹھہرایا گیا اور (۲) اُس پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۱۶) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا

ملا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اس شعر میں دو صریح کفریات ہیں: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ظالم

کہا گیا ہے (۲) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۱۷) او میرے رُتبا رُتبا رے رُتبا یہ کیا غضب کیا

جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اس کفریات سے بھرپور شعر میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض اور اس کی توہین ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم مرتدین (میں سے ہٹ کر دوسرے مذہب یا مذہبوں پر چلے گئے) تو تم میرے ملک میں تمام جہانوں کے رسول ہو۔

(۱۸) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا

خدا تراش لیا اور بندگی کر لی !

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں دو صریح کفر ہیں: (۱) مخلوق کو خدا کہنا

(۲) پھر اس کی بندگی یعنی عبادت کرنا۔

(۱۹) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں

قسم خدا کی 'خدا بن کے آپ رہتے ہیں !

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں غیر خدا کو خدا کہا گیا ہے۔ یہ صریح کفر ہے۔

(۲۰) کسی پتھر کی مورت سے فسحت کا ارادہ ہے

پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اس شعر میں پتھر کے بت کی پوجا کی تمنا اور نیت کا اظہار ہے

جو کہ گھلا کفر ہے۔ کیوں کہ ارادۂ کفر بھی قطعی کفر ہے۔ اس شعر میں اپنے

لئے کفر پر رضامندی بھی ہے یہ بھی صریح کفر ہے۔

(۲۱) مجھے بتاؤ جہاں کے مالک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے

ترے سمندر میں کیا کی تھی کہ آج مجھ کو رُلا رہا ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زورِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اس شعر میں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتراض کا پہلو نمایاں ہے اس لئے کفر کا حکم ہے۔ اور اگر شاعر یا جو پڑھے اُس کی مراد اللہ عز و جل پر اعتراض ہو تو صریح کفر ہے اور وہ کافر و مرتد ہو جائیگا۔

(۲۲) ہر دکھ کو ہے گلے لگایا، ہر مشکل میں ساتھ نبھایا

ان کی کیا تعریف کروں میں، فرصت سے ہے رب نے بنایا

اس شعر میں فرصت سے ہے رب نے بنایا کے الفاظ کفریہ ہیں

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ”فرصت“ کا لفظ بولنا کفر ہے۔

(۲۳) اے خدا بہتر ہے یہ کہ ٹوٹھپا پردے میں ہے

بیچ ڈالیں گے تجھے یہ لوگ اسی چکر میں ہیں

اس شعر میں ربِّ العَلَمین جل جلالہ کو مجبور و بے بس اور دھوکہ کھا

جانے والا کہا گیا ہے جو کہ اللہ ربِّ العَلَمین کی کھلی توہین ہے۔ اور اللہ

المبین کی توہین کفر ہے۔

(۲۴) اب یہ جان لے لے یارب، یا ایمان لے لے یارب

دو جہان لے لے یارب، یا خدا! فنا فنا یہ دل ہوا فنا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ گور دیا، مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اس شعر کے اس حصے ایمان لے لے یا رب میں ایمان چلے جانے یعنی کافر ہو جانے پر راضی ہونا پایا جا رہا ہے جو کہ کفر ہے۔ ”فتاویٰ تاتارخانیہ“ میں ہے: ”جو اپنے کفر پر راضی ہوا تحقیق اُس نے کفر کیا۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۵ ص ۴۶۰)

(۲۵) جب سے ترے نیناں مرے نینوں سے لاگے رہے

تب سے دیوانہ ہوا سب سے بیگانہ ہوا

رب بھی دیوانہ لاگے رہے

اس شعر کے اس حصے رب بھی دیوانہ لاگے رہے میں شاعر بے بصائر کے

دعوے کے مطابق اس کو خداوندِ قدّوس عَزَّوَجَلَّ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیوانہ لگ رہا ہے۔ یقیناً یہ اُس عَزَّوَجَلَّ کی شانِ عالیٰ میں کھلی گالی اور کھلا کفر و ارتداد ہے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: ”جو اللہ کو ایسے و صف (یعنی پہچان یا خاصیت) سے

موصوف کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی

نام کا یا اس کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اڑائے یا اُس کے وعدے یا وعید کا

انکار کرے تو ایسے آدمی کی تکفیر کی جائے گی یعنی اُس کو کافر قرار دیا جائے گا۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۵ ص ۴۶۱)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زور و دھمکاؤں سے لڑا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۲۶) جو بھرتا نہیں وہ زخم دیا ہے مجھ کو، نہیں پیار کو بدنام تو نے کیا ہے

جسے میں نے پوچھا مسیحا بنا کر، نہ تھا یہ پتا "تھروں" کا بنا ہے

اس شعر میں اپنے مجازی محبوب کو پوچھنے یعنی اُس کی عبادت کرنے کا اقرار ہے اور

شاعر اس کفر کا اقرار کر رہا ہے اور کفر کا اقرار بھی کفر ہے۔ اگر مذاقاً ہو تب بھی یہی حکم

ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ

اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بطورِ تمسخر اور ٹھٹھا (یعنی مذاقِ مسخری میں) کفر کریگا

وہ بھی مُرْتَد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتقاد (یعنی عقیدہ) نہیں رکھتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۳، دُرِّ مختار ج ۴ ص ۳۴۳)

(۲۷) رکھوں گا تمہیں دھڑکنوں میں بسا کے

تمہیں چاہوں گا خدا میں بنا کے

بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَحْدَہ لا شریک ہے۔ بیان کردہ شعر میں بندے کو

”چاہتوں کا خدا“ مانا گیا ہے جو کہ گھلا، کفر و شرک ہے۔

(۲۸) تم سا کوئی دوسرا اس زمیں پہ ہوا تو رب سے شکایت ہوگی

تمہاری طرف رخِ غیر کا ہوا تو قیامت سے پہلے قیامت ہوگی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اس شعر میں اللہ عز و جل پر اِعتراض کرنے کے ارادہ کا اظہار ہے اور اللہ عز و جل پر اِعتراض کرنا کفر ہے۔

(۲۹) مَحَبَّت کی قسمت بنانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

مَحَبَّت پہ یہ ظلم ڈھانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۰) تجھے بھی کسی سے اگر پیار ہوتا ہماری طرح تُو بھی قسمت کو روتا

یہ اشکوں کے میلے لگانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۱) مرے حال پر یہ جو ہنستے ہیں تارے یہ تارے ہیں تیری ہنسی کے نظارے

ہنسی میرے غم کی اڑانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۲) زمانے کے مالک یہ تجھ سے گلہ ہے خوشی ہم نے مانگی تھی رونا ملا ہے

گلہ میرے لب پہ بھی آنے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

مذکورہ اشعار اللہ رب العلمین جل جلالہ کی توہین سے بھرپور ہیں،

ان اشعار میں کم از کم پانچ گھلے کفریات ہیں ﴿۱﴾ اللہ عز و جل کیلئے رونا

ممکن مانا گیا ہے ﴿۲﴾ اللہ عز و جل کو ظالم کہا گیا ہے ﴿۳﴾ اسے محکوم مانا گیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

﴿۴﴾ اس کو کسی کے رنج و غم اور بے بسی پر ہنسی اُڑانے والا قرار دیا گیا ہے
اور ﴿۵﴾ اللہ عزوجل پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۳۳) میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہئے
رب جیسا ہی مجھے سندر یار چاہئے

اس شعر میں دو کفریات ہیں ﴿۱﴾ غیر خدا کی پوجا یعنی عبادت کا اقرار ہے
﴿۲﴾ اللہ عزوجل کی طرح کسی اور کا ہونا ممکن مانا گیا ہے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید پارہ
25 سورۃ شوریٰ، آیت نمبر 11 میں اللہ رب العباد عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
ترجمہ کنز الایمان: اس جیسا کوئی

وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝۱۱
نہیں اور وہی سنتاد لکھتا ہے۔

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذَرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی
علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ”اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک
نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اَشْماء (یعنی ناموں)
میں۔“
(بہارِ شریعت حصہ اول ص ۱۷ مکتبۃ المدینہ)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے کتاب میں کچھ نہ لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے کافر تھے اس کیلئے استغفار کرنے والے ہیں۔

(۳۴) حُسن خدا ہے حُسن نبی ہے حُسن ہے ہر گلزار میں

حُسن نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے اس سارے سنسار میں

شاعر بے باک نے ”حُسن“ کو خدا کہا ہے اور یہ کفر ہے۔

(۳۵) قسمت بنانے والے ذرا سامنے تو آ

میں تجھ کو یہ بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟

مذکورہ شعر میں کئی کفریات ہیں: ﴿۱﴾ عذابِ نار کے حق دار شاعر ناہنجار کا

اللہ غفار عزوجل کو مخاطب کر کے اس طرح کہنا: ”ذرا سامنے تو آ“ اللہ تعالیٰ کو

مقابلہ کیلئے چیلنج کرنا ہے اور یہ اللہ رب العلمین جلّ جلالہ کی سخت توہین ہے

اور ربّ مبین عزوجل کی توہین کفر ہے ﴿۲﴾ ”میں تجھ کو بتاؤں کہ دنیا تری ہے

کیا؟“ کہہ کر اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا گیا ہے اور یہ بھی کفر ہے اور ﴿۳﴾

تیسرا کفر یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کیلئے لاعلمی کا پہلو بھی شاعر مان رہا ہے یعنی

اللہ عزوجل کو نہیں معلوم شاعر اسے بتائے گا۔ نعوذ باللہ تعالیٰ

ایمان برباد ہو گیا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھو! قطعی کفر پر مبنی ایک بھی شعر جس

فَرْحَانِ مِصْطَفٰی (سَلٰی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّم) اچھے پر کثرت سے دُزد و پاک پر صوبے تلک تمہارا نگہ پر دُزد و پاک پر صحتہا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارج ہو کر کافرو مُرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت (بے۔ عت) بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اُس شعر میں جو کفر ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پیر کا مُرید ہوا اگر سابقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فلمی گانے سننے اور گنگنا نے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی احتیاطاً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدید بیعت اور تجدید نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

اب میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے ایمان لانے کا طریقہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کچھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضروری ہے صرف زبانی توبہ کافی نہیں۔ مثلاً کسی ایک نے کُفر بک دیا اُس کو دوسرے نے اس طرح توبہ کروادی کہ اُس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فلاں کُفر کیا ہے جس سے میں اب توبہ کر رہا ہوں۔ اس طرح توبہ نہیں ہو سکتی۔ بہر حال جس کُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا ہو، دل میں اُس کُفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ جو کُفر سرزد ہوا توبہ میں اس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً گانے کے اس کُفریہ مضمرے ”خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے“ سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہے: **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** میں نے یہ کُفر بک دیا کہ ”خدا بھی نہ جانے“ میں اس سے بیزار ہوں اور اس کُفر سے توبہ کرتا ہوں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ **اللّٰهُ** (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں **مُحَمَّدٌ** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللّٰهُ** (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ اس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔

اگر مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کئی کُفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہے: ”یا اللہ عزوجل! مجھ سے جو جو کفریات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔“ پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہے تو اس طرح کہے: ”یا اللہ عزوجل! مجھ سے اگر کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں“ یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

مَدَنی مشورہ: روزانہ ہی سونے سے قبل احتیاطی توبہ و تجدید ایمان کر لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! مَعَاذَ اللہ عزوجل جس کا کفر پر خاتمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

تجدید نکاح کا طریقہ

تجدید نکاح کا معنی ہے: ”نئے مہر سے نیا نکاح کرنا“۔ اس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا۔ ہاں بوقت نکاح بطور گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خطبہ نکاح شرط نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو

قرآنِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَبِیہِ وَسَلَم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ شَرِیف کے بعد سورۃ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اُس کی رقم مہر واجب ہے۔ مثلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے اُدھار مہر کی نیت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مذکورہ چاندی کی قیمت پاکستانی 786 روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ ”ایجاب“ کیجئے یعنی عورت سے کہیے: ”میں نے پاکستانی 786 روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔“ عورت کہے: ”میں نے قبول کیا۔“ نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۃ فاتحہ پڑھ کر ”ایجاب“ کرے اور مرد کہے: ”میں نے قبول کیا۔“ نکاح ہو گیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجت شرعی عورت سے مہر مُعاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

حالت ارتداد میں ہونے والے نکاح کا مسئلہ

مُرتد ہو جانے کے بعد کوئی شخص اگرچہ بظاہر نیک راستے پر آ گیا،

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر سرتپہ زرد و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورج میں نازل فرماتا ہے۔

داڑھی، زلفوں، عمامے اور سنتوں بھرے لباس سے بھی آراستہ ہو گیا مگر اُس نے اپنے اُس کفر سے توبہ و تجدیدِ ایمان نہ کیا تو بدستور مُرّتد ہے، توبہ و تجدیدِ ایمان سے پہلے جو بھی نیک عمل کیا وہ مقبول نہیں، بیعت کی تو نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر نکاح بھی کیا تو نہ ہوا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 153 پر فرماتے ہیں: ”مَعَاذَ اللّٰہ اگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) **خفیہ صریح** کا ارتکاب کیا تھا اور بے توبہ و (نئے سرے سے قبول) اسلام اُن کا نکاح کیا گیا تو قطعاً نکاح باطل، اور اس سے جو اولاد ہوگی وَلَدُ الزَّوْنَا، اسی طرح اگر بعد نکاح اُن میں کوئی مَعَاذَ اللّٰہ مُرّتد ہو گیا اور اس کے بعد کے جماع سے اولاد ہوئی تو وہ بھی حرامی ہوگی۔ لہٰذا کسی نے ارجحِ اد کے بعد اگر نکاح کیا ہو اور نکاح کے بعد اگرچہ توبہ و تجدیدِ ایمان کر چکا ہو تو بھی اب نئے سرے سے نکاح کرنا ہوگا۔ اس کیلئے دھوم دھام شرط نہیں، گھر کی چار دیواری میں بھی نکاح

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہو سکتا ہے۔ اسکا طریقہ آگے گزر چکا ہے۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے مُرند ہوا تھا اور پھر اسی حال میں نکاح کیا تھا تو پھر سب کے سامنے توبہ و تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کرنا ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے: رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم کوئی گناہ کرو تو اس سے توبہ کر لو، السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ“ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔“

(المعجم الكبير للطبرانی ج ۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱، دار احیاء التراث العربی بیروت)

احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟

مَدَنی مشورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مثلاً سونے سے قبل (یا جب

چاہیں) احتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کر لیجئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو

میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی احتیاطاً تجدیدِ نکاح کی ترکیب بھی

کر لیا کریں۔ ماں، باپ، بہن، بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل و بالغ مسلمان مرد و

عورت نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ احتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مفت ہے اس

کے لئے مہر کی بھی ضرورت نہیں۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَتَقَبَّلُ قَاعُوْدُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجھے مجھے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونہ کا ذمہ بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل آباد چارو کھٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: رات اور بار مارکیٹ گلچن محلہ روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلی نمبر 11 انور سٹریٹ، صدر۔
- سرور آباد (فیصل آباد): امن چور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: ذوالفقار چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیدان میرپور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ قندری گاؤں۔ فون: 022-2620122
- سکس: فیضانِ مدینہ براج روڈ۔ فون: 071-5619195
- ملتان: نزد شیل والی مسجد، اندرون یونیورسٹی۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ چور و موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- اوکاڑہ: کالج روڈ باغیچہ نمبر 10 تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- گلبرگ (سرگودھا): قریب مارکیٹ، ہائیڈرولک جانتی مسجد سیدہ عائشہ۔ 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مکتبہ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)